REGD. NO: L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

جلد ۵۰/۱۵ ۷ تبوک ھش ۱۳۴۰ ۔ ۷ ستمبر ۱۹۶۱ء نمبر ۲۰۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۵ ستمبر۔ بوقت ۱۱ بجے دن

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور زور کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں

مسٹر خروشیف اور صدر کینیڈی میں ملاقات کا قوی امکان

"ملاقات نیویارک میں ہوگی" ۔ ماسکو کے مبصروں کی قیاس آرائی

واشنگٹن ۶ ستمبر۔ بین الاقوامی صورتِ حال اب اس حد تک خراب ہو گئی ہے کہ واشنگٹن اور ماسکو کے مبصرین کو ماہ رواں کے نصف آخر میں صدر کینیڈی اور مسٹر خروشیف کی ملاقات کا امکان روشن نظر آتا ہے۔ امریکی صدر مسٹر کینیڈی ۱۹ ستمبر کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے روبرو تخفیف اسلحہ اور روس کے نئے ایٹمی تجربے کے بارے میں تقریر کر رہے ہیں۔

ادھر روسی وزیر اعظم مسٹر نکیتا خروشیف نے اطالوی وزیر اعظم مسٹر فنفانی کو اس مضمون کا خط لکھا ہے کہ وہ (روسی وزیر اعظم) کسی تعصب کے بغیر مشرق و مغرب کے درمیان بات چیت کے لئے وقت اور مقام کے بارے میں مغربی تجاویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔

دریں اثناء ماسکو میں مغربی طاقتوں کے اس فیصلہ پر تعجب کا اظہار کیا گیا ہے کہ وہ ایٹمی تجربات شروع کرنے سے متعلق روسی اقدام کا جواب اس قسم کی کارروائی سے نہیں دیں گے بلکہ امریکہ و برطانیہ روس سے یہ اپیل کریں گے کہ وہ مغربی ممالک کی طرح فضا میں ایٹمی تجربات سے اجتناب کرے۔

ماسکو کے مبصرین کا خیال ہے کہ غالباً مسٹر خروشیف بھی افریشیائی مندوبین کے سامنے اپنی رائے کی وضاحت کرنے کی غرض سے جنرل اسمبلی سے خطاب کریں۔ ایسی صورت میں صدر کینیڈی اور مسٹر خروشیف دونوں بیک وقت نیویارک میں موجود ہوں گے۔ اور خیال ہے کہ دونوں لیڈروں میں ملاقات بھی ہو جائے گی۔

"پنجابی صوبہ سکھوں کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے" ماسٹر تارا سنگھ کا اعلان

"اگر میں مر بھی گیا تو قوم نہیں مرے گی۔ میں اسے باوقار طور پر زندہ رکھنا چاہتا ہوں"

نئی دہلی ۶ ستمبر۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے کل امرتسر میں کہا ہے کہ میں نے پنجابی صوبہ کے بارے میں ثالثی کی تجویز محض اس لئے پیش کی ہے کہ حکومت کو ایک اور موقعہ دیا جائے۔ آپ نے خیال ظاہر کیا کہ حکومت محض اپنے وقار کی خاطر اس تجویز کو تسلیم کرنے سے گریز کر رہی ہے۔

آپ نے کہا جہاں تک میرا تعلق ہے میں کبھی اپنی قوم کو مایوسی کا شکار نہیں ہونے دوں گا پنجابی صوبہ ہمارا حق ہے۔ اور سکھوں کی زندگی و موت کا مسئلہ ہے۔ ماسٹر تارا سنگھ کو جب اس امر سے آگاہ کیا گیا۔ کہ ان کی تجویز کے بارے میں حکومت کا ردّ عمل غیر موافق ہے تو آپ نے کہا "اگر یہ درست ہے تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ حکومت کا رویہ متکبرانہ ہے لیکن اسے یہ رویہ ترک کرنا پڑے گا۔

ماسٹر تارا سنگھ نے کہا میں جس مقصد کے لئے جدوجہد کر رہا ہوں وہ سکھوں کے وقار کا سوال بن گیا ہے۔ معمر سکھ لیڈر نے بھرائی ہوئی آواز سے کہا اگر میں مر گیا تو قوم نہیں مرے گی۔ میں اسے باوقار طور پر زندہ رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ سے استفسار کیا گیا کہ آپ مرن برت توڑنے کے لئے شرائط کیوں پیش کر رہے ہیں۔ اس پر آپ نے کہا کہ "میں یہ نہیں چاہتا کہ کوئی سکھ کو غیر معقول کہے"

ماسٹر تارا سنگھ نے پنڈت نہرو پر غاصبانہ روش اختیار کرنے کا الزام عائد کیا۔ اور کہا میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو اتنے اہم عہدے پر فائز ہو اور اتنا غیر معقول ہو۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ ۶ ستمبر۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر اور ذیابیطس کے عوارض کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اور ان دنوں تکلیف زیادہ ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

کینیڈی اور خروشیف سے اپیل

بلغراد ۶ ستمبر۔ غیر جانبدار ملکوں کی کانفرنس بلغراد میں امریکہ اور روس کے سفیروں کو ایک یادداشت دے گی جس میں صدر کینیڈی اور مسٹر خروشیف سے اپیل کی جائے گی۔ کہ وہ بین الاقوامی کشیدگی کم کرنے کے لئے جلد ایک دوسرے سے بات چیت کریں۔ کانفرنس میں کل یہ طے پایا کہ صدر کینیڈی اور مسٹر خروشیف سے اپیل کی جائے کہ وہ امن کی خاطر باہم گفت و شنید کریں۔

خاتون پاکستان کل کراچی پہنچ رہی ہیں

کراچی ۶ ستمبر۔ خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح مشرق وسطی اور یورپ کے ملکوں میں دو ماہ قیام کرنے کے بعد ۷ ستمبر کی صبح کو کراچی واپس پہنچ رہی ہیں۔ آپ جن ملکوں میں ٹھہریں۔ ان میں مغربی جرمنی، ڈنمارک، سویڈن اور لبنان شامل ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

ربوہ ۶ ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ یعنی نقرس کی تکلیف میں تو بفضلہ بہت افاقہ ہے لیکن گردے پر اثر کی وجہ سے حرارت اب بھی ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔"

قاضی مبارک احمد صاحب اور منیر احمد صاحب کی کراچی سے روانگی

کراچی سے مکرم خلیل الرحمٰن صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم قاضی مبارک احمد صاحب اور مکرم پروفیسر منیر احمد صاحب کراچی سے علی الترتیب سیرالیون اور غانا کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب ان کے بخیریت پہنچنے اور کامیابی سے کام کرنے کے لئے دعا فرمائیں۔ وکالت تبشیر ربوہ

نیپال کے سفیر نے تقرر کے کاغذات پیش کر دیئے

راولپنڈی ۶ ستمبر۔ پاکستان میں نیپال کے سفیر مسٹر پرتاپ تھاپا نے اپنے تقرر کے کاغذات کل راولپنڈی میں صدر ایوب کو پیش کر دیئے۔ مسٹر تھاپا نیپال کے پہلے سفیر ہیں جو پاکستان میں اپنے ملک کی نمائندگی کریں گے۔

پل ٹوٹنے سے بیس افراد ہلاک

نئی دہلی ۶ ستمبر۔ نئی دہلی ریڈیو نے بتایا ہے کہ کل بھارت میں دریائے تیستا کا ایک پل ٹوٹ جانے سے ۲۰ افراد ہلاک ہو گئے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

- روزنامہ الفضل ربوہ -

مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۶۱ء

من گھڑت تشریحات

بعض دوستوں نے کچھ ایسا ٹیڑھا ذہن پایا ہے کہ سیدھی بات کرتے کرتے الٹ پلٹ کرنے لگتے ہیں جیسا کہ ذوق نے کہا ہے ؎

یہ جو سیدھی بھی بات کرتا ہوں
ٹیڑھیاں وہ مجھے سناتا ہے

چنانچہ ذیل میں ہم عبارت کا ایک ٹکڑا درج کرتے ہیں جو ایسے ہی ایک دوست نے اپنے ایک مضمون کے آخر میں نیش عقرب کی طرح رکھ دیا ہے آپ فرماتے ہیں:-

"یاد رکھیئے مرزا غلام احمد صاحب مجدد صدی چہار دہم خالصتاً امتی ہیں۔ امتی اور نبی کا مفہوم متبائن ہے۔ امتی کبھی نبی نہیں ہو سکتا اور نبی کبھی امتی نہیں ہو سکتا ہے۔"

انا للہ وانا الیہ راجعون سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو بار بار اپنی تصانیف میں زور دیا ہے کہ میں ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہوں مگر یہ صاحب اپنا من گھڑت نظریہ جماعت احمدیہ کے دلوں میں ٹھونسنا چاہتے ہیں۔ ذیل میں ہم صرف ایک حوالہ درج کرتے ہیں جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کو بالوضاحت بیان فرمایا ہے۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے اور ایک پہلو سے نبی کیونکہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی یہی معنے اس حدیث کے ہیں کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت سے نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ بھی دخل نہ تھا۔ اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶-۹۷ حاشیہ)

خدا جانے یہ اصول یہ لوگ کہاں سے لیتے ہیں۔ کم سے کم مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف میں تو اس کا کوئی ذکر نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب یہ لوگ اعتراض کرنے پر قلم اٹھاتے ہیں تو نبوت کی دو قسموں کو فراموش کر دیتے ہیں اگر یہ لوگ ایسا نہ کریں تو جماعت احمدیہ میں نبوت کے مسئلہ پر کبھی دو رائیں نہ پیدا ہو سکتیں۔ یہ لوگ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار نبوت پر زور دینے لگتے ہیں حالانکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف نبوت تامہ سے انکار فرمایا ہے اور ایسی غیر تشریعی نبوت جو حضرت خاتم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کو مل سکتی ہے جس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوپر کے حوالے میں کی گئی ہے کو نظر انداز کرتے ہیں اس لئے نہیں کہ یہ نہیں جانتے بلکہ محض اس لئے کہ یہ دوست جماعت احمدیہ میں تفرقہ رکھنا چاہتے ہیں تاکہ ان کی اپنی اغراض پوری ہوتی رہیں۔ اور انکو سلسلہ کے نظام کے اندر جو پابندیاں نگاہ رکھنی پڑتی ہیں۔ ان سے بچے رہیں۔ غالب نے خوب کہا ہے کہ

ضد کی ہے اور بات مگر خو بری نہیں
بھولے سے اس نے سینکڑوں وعدے وفا کئے

چنانچہ اس پرچہ میں ایک اور صاحب فرماتے ہیں حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ۔

چوں بدادی دست خود در دست پیر
بہر حکمت کو لطیف است و خبیر
او نبیٔ وقت خویش است اے مرید
زانکہ زو نور نبی آید پدید
مکر کن در راہ نیکو خدمتے
تا نبوت یابی اندر امتے

صاحب بحر العلوم نے دفتر پنجم صفحہ ۲۷ میں تیسرے شعر کی یہ تشریح کی ہے کہ:-

"مکر سے مراد تدبیر ہے اور نبوت سے مراد مرتبہ ارشاد ہے پس یہ نبوت عام ہے اور اس عام نبوت پر اولیاء پہنچتے ہیں اور ان کو نبی اور ولی کہتے ہیں اور انبیاء اولیاء پر لازم ہے کہ صاحب شریعت نبی کے تابع ہوں ...... اور یہ ولی اور نبی صاحب شریعت نبی کے تابع ہوتے ہیں۔ اور ان کے لئے کوئی مستقل شریعت نہیں ہوتی ...... اور اس مقام کو نبوت مطلق کہتے ہیں۔ پس اس قول کا

"تا نبوت یابی اندر امتے"

کے یہ معنی ہوئے کہ تا نبوت مطلق کا مقام امت کو حاصل ہو اور باوجود ہونے امتی اور باوجود ہونے تابعدار شریعت اس کو غیب کی خبریں خدا کی طرف سے پہونچیں۔"

دفتر ششم میں لکھتے ہیں کہ:-

"نبوت و رسالت تشریعی اگرچہ منقطع ہو چکی ہے۔ بعد آں سرور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لیکن اولیائے امت کو جو علمائے صالح ہیں اللہ تعالےٰ نے مرتبہ نبوت عطا فرمایا ہے۔"

ان لوگوں کو جو مغالطہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی امتی نبوت کی تشریح کرنے کے لئے محدثیت کی بھی تشریح فرمائی ہے۔ اور اپنی امتی نبوت کا تصور دلانے کے لئے اور نبوت تامہ کے انکار کو واضح کرنے کے لئے ایک دو جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ "محدثیت" کا دعوے ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا کوئی فرد بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبوت تامہ کا مدعی نہیں مانتا۔ اور وہ آپکو صرف اس نبوت کا دعویدار سمجھتا ہے جو ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی کے اوصاف رکھتی ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ

"امتی اور نبی کا مفہوم متبائن ہے"

سوائے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نہایت بد نما تردید کے اور کیا ہو سکتا ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کہا جائے کہ مرزا غلام احمد علیہ السلام نے جو کہا ہے کہ میں ایک پہلو سے امتی ہوں اور ایک پہلو سے نبی ہوں سراسر غلط کہا ہے۔ اصل بات جو ان کو کہنی چاہیئے تھی یہ تھی کہ

امتی کبھی نبی نہیں ہو سکتا اور نبی کبھی امتی نہیں ہو سکتا۔

بلکہ یہ ایسی ہی بات ہے جیسا کہ ایک اور عالم دین فرمایا کرتے ہیں کہ اسلامی پارٹی خدائی فوجداروں کی جماعت ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے جو قرآن کریم میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ سے فرمایا کہ

لست علیھم بمصیطر

کہ تو خدائی فوجدار نہیں ہے۔ دراصل (نعوذ باللہ) اللہ تعالےٰ نے غلطی سے کہہ دیا ہے۔ ورنہ جو بات ہم کہتے ہیں وہی صحیح ہے۔

پھر یہ صاحب فرماتے ہیں

"حضرت مرزا صاحب فرزند اسلام ہیں۔ اور ہمارے بھائی حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہمارے باپ ہیں اور مرزا صاحب کے بھی باپ۔ مرزا صاحب اسلام کے احکام کے اسی طرح پابند ہیں۔ جس طرح ہیں اور آپ وہ تمام عمر ہماری طرح قبلہ رو ہو کر نمازیں پڑھتے رہے اور ہماری طرح زکوٰۃ دیتے رہے۔"

اب انسان ہنسے یا روئے معلوم نہیں ان اصول سے مضمون نگار یہ نتیجہ کس طرح نکال لیتے ہیں۔ کہ چونکہ آپ اسلام کے اصولوں پر ہماری طرح ہی عمل کرتے تھے۔ اس لئے آپ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی نہیں ہو سکتے۔ کیا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسلام کے ان اصولوں پر عمل نہیں کرتے تھے۔ یہ تو خیر روحانی نبوت کا معاملہ ہے۔ کیا سب یہودی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جسمانی اولاد نہیں ہیں۔ کیا ان میں سے ہر ایک نبی اللہ بن گیا تھا۔ خدا جانے یہ کیا دلیل ہے کہ چونکہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بھی ہماری طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کی روحانی اولاد ہیں۔ اس لئے آپ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی نہیں ہو سکتے۔

آخر میں ہم ان دوستوں سے عرض کرتے ہیں کہ جو کچھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متعلق بالوضاحت اور بار بار فرمایا ہے اس کو اپنی من گھڑت تشریحات سے مجروح نہ کریں۔ بلکہ آپ کے لئے وہی الفاظ استعمال کریں جو آپ نے خود لئے ہیں۔ آپ کو ہرگز نبوت کا دعوے نہیں تھا۔ اس معنے میں کہ نبوت کے معنی نبوت تامہ ہیں۔ آپ کو امتی نبوت کا دعوے تھا اس معنی میں کہ آپ کی نبوت غیر تشریعی نبوت تھی جو حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں ہونے سے ہی مل سکتی ہے۔ اس لئے آپکو صرف نبی نہیں کہا جا سکتا بلکہ امتی نبی کہا جا سکتا ہے۔ اسی طرح آپ دوسروں کی طرح نرے امتی بھی نہیں تھے بلکہ امتیوں میں امتی نبی تھے۔

ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ کی من گھڑت تشریحات کرنے کی بجائے وہی الفاظ استعمال کرنا شروع کریں۔ جو انہوں نے استعمال کئے ہیں۔ تو اس موضوع پر تمام جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ میں جو لفظی بحث کی بنیاد رکھ دی گئی ہے وہ اکھڑ سکتی ہے۔ کوئی احمدی بھی آپکو ان معنے میں نبی نہیں مانتا۔ جن معنوں میں آپ نے نبوت کا انکار کیا ہے۔ لیکن یہ بھی سراسر غلط ہے کہ آپ ہر شخص کی طرح امتی تھے۔ آپ امتی تھے اور ضرور امتی تھے۔ مگر آپ بفیض ختم نبوت امتی نبی تھے۔ یعنی آپ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور وہ شریعت اور آپ کے اسوہ حسنہ کے احیاء و تجدید کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اسی لئے آپ کو نبوت فی الامت عطا فرمائی گئی تھی۔ بے شک سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں ایسے

(باقی صفحہ ۳ پر)

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ★

زمانۂ جاہلیت میں عربوں کی خوبیاں

اخلاقِ فاضلہ صرف ان افعال کو قرار دیا جا سکتا ہے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کئے جائیں

فرمودہ ۲۷ر مئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے +

حضور نے فرمایا۔

میں کل یہ بیان کر رہا تھا کہ جہاں تک بعض اچھے کاموں کا یا بظاہر اچھے نظر آنے والے کاموں کا سوال ہے۔

عربوں کے اندر بعض خوبیاں

ضرور پائی جاتی تھیں مثلاً میں یہ مضمون بیان کر رہا تھا کہ عربوں کے اندر اکرام ضیف کی صفت تھی یعنی وہ مہمان نوازی کرتے تھے اور یہ صفت ان کے اندر انفرادی نہ تھی بلکہ قومی تھی میں نے کل کے مضمون میں بتایا تھا کہ منیر الحصنی صاحب نے اپنی تقریر میں یہ بیان کیا تھا کہ بعض مناقب عربوں کے اندر پائے جاتے تھے اور

معترض نے سوال کیا تھا

کہ آیا وہ مناقب عربوں کے اندر شخصی تھے یا قومی اگر تو وہ شخصی تھے تو اس قسم کے مناقب ہر قوم میں پائے جاتے ہیں اور اگر وہ قومی تھے تو قرآن کریم میں جو اللہ تعالےٰ نے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے زمانہ کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے کہ ظھر الفساد فی البر والبحر اس پر حرف آتا ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ کسی اچھی یا بظاہر اچھی نظر آنے والی صفت کے متعلق یہ نہیں دیکھا جاتا کہ وہ شخصی ہے یا قومی بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس کے پس پردہ اس شخص یا قوم کے اندر

کون سے جذبات کام کر رہے ہیں

مثلاً ہم دیکھیں گے کہ قرآن کریم نے جو نقطہ نگاہ کسی کام کی اچھائی یا برائی معلوم کرنے کے لئے پیش کیا ہے اس کے معیار کے مطابق وہ فعل اچھا ہے یا نہیں اگر نہیں تو اس فعل کا کسی قوم کے اندر پایا جانا اخلاق فاضلہ نہیں کہلا سکتا اس کا نام زیادہ سے زیادہ ہم فعلِ حسن رکھ سکتے ہیں۔ اور فعلِ حسن کا پایا جانا جس کے پیچھے بعض اغراض کام کر رہی ہوں قرآن کریم اور اسلام کے دعویٰ کے خلاف نہیں ہو سکتا میں نے اکرام ضیف کی مثال دی تھی کہ یہ خوبی عربوں کے اندر عام پائی جاتی تھی اور اس کثرت کیساتھ تھی کہ گویا یہ صفت ان کے ساتھ وابستہ ہو چکی تھی اور وہ غیر ارادی طور پر اس کے لئے مجبور ہو چکے تھے لیکن میں نے بتایا تھا کہ

فعلِ حسن اور اخلاقِ فاضلہ

میں فرق کیا ہے۔ کسی قوم کے اندر کسی ایسی صفت کا پایا جانا جس کے پیچھے ان کے سیاسی اغراض اور مفاد کام کر رہے ہوں فعلِ حسن تو کہلائے گا لیکن اخلاق فاضلہ نہیں کہلا سکتا۔ عربوں کا یہ فعل اس لئے نہ تھا کہ وہ خلقِ خدا کی خدمت کرتے تھے بلکہ وہ اپنے مخصوص حالات کے ماتحت اپنے اقتصادی فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے مجبور تھے۔ کہ وہ مہمان نوازی کرتے عرب لوگ چونکہ خانہ بدوش تھے اور خانہ بدوشوں کے پاس ہوٹل اور ریسٹورنٹ تو ہوتے نہیں کہ اگر سفر درپیش ہو تو ہوٹل یا ریسٹورنٹ میں قیام کر لیا جائے ان کی تو یہ حالت تھی کہ آج یہاں اور کل وہاں ایسے علاقہ میں جب سفر کرنا پڑ جائے تو سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا کہ کسی قبیلہ کے پاس قیام کیا جائے اور جب کسی قبیلہ کے پاس قیام کیا جائے گا تو

اس کے لئے ضروری ہو گا

کہ وہ اپنے مہمانوں کے لئے سامان خورد و نوش مہیا کرے ایسے علاقہ کے لوگ اگر مہمان نوازی نہیں کریں گے تو ان کے لئے بھی سفر کرنا مشکل ہو جائے گا۔ فرض کرو ایک قبیلہ یا خاندان کے (ا۔ ب۔ ج۔ د۔ ھ اور و) افراد سو میل کے اندر پھیلے ہوئے ہیں ان کو کبھی نہ کبھی سفر ضرور کرنا پڑے گا۔ کسی کا بیٹا کہیں بیاہا ہو گا۔ اور وہ اس کو ملنے جائے گا۔ کوئی تجارت کے لئے سفر کرے گا۔ کوئی سیر کی غرض سے سفر اختیار کرے گا۔ اور کوئی کسی اور غرض کے ماتحت یہی حالت عربوں کی تھی وہ جب ایسے سفر کے لئے نکلتے تھے تو ان کے ساتھ سامان خورد و نوش تو ہوتا نہیں تھا اور نہ ہی کسی جگہ ہوٹل یا ریسٹورنٹ ہوتے تھے کہ ان میں قیام کر لیا جائے۔

ایسی صورت میں یہی ہو سکتا تھا

کہ جو قبیلہ رستہ میں آئے اس کے پاس ٹھہر جائے اور وہ ان کے لئے سامان خورد و نوش مہیا کرتا ان حالات میں اگر وہ قبیلہ کہہ دیتا کہ ہم کیوں کسی کو روٹی دیں یا بستر دیں تو کل کو اسے بھی سفر کرنا پڑتا اور تکلیف کا سامنا ہوتا۔ پس جو مشکلات سفر کے لئے ا کو تھیں وہی ب کو بھی تھیں اسی طرح وہی مشکلات ج۔ د۔ ھ اور و کو بھی تھیں اگر ا اپنے مہمانوں کو کھانا کھلانے سے انکار کر دے مثلاً وہ ب کو کھانا نہ کھلائے تو اس سے صرف ب کو ہی تکلیف نہ ہو گی بلکہ کل کو ا کو بھی ہو گی پس ان حالات میں لازمی طور پر ا مجبور ہے کہ ب۔ ج۔ د۔ ھ اور و کے آدمیوں کی مہمان نوازی کرے ب مجبور ہے ا۔ ج۔ د۔ ھ اور و کے آدمیوں کی مہمان نوازی کرے۔ ج مجبور ہے ا۔ ب۔ ھ اور و کے آدمیوں کی مہمان نوازی کرے۔ اسی طرح د۔ ھ اور و مجبور ہیں کہ وہ اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی کریں۔ اگر ا۔ ب کی مہمان نوازی نہ کرے تو کل ب ا کی نہیں کرے گا۔ پس انکا یہ فعل فورسز آف ایونٹز (FORCES OF EVENTS) کی وجہ سے تھا ان کے حالات ہی اس قسم کے تھے کہ

وہ اس فعل کے لئے مجبور تھے

اگر وہ مہمان نوازی نہ کرتے تو ان کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا۔ سامان خورد و نوش کوئی شخص اپنے ساتھ لے کر چلتا نہ تھا۔ ہوٹل اور ریسٹورنٹ ہوتے نہ تھے ایسی صورت میں

اگر مہمان نوازی نہ کی جائے

تو بہت زیادہ دقت پیش آتی ہے پس کسی قوم کا ایسے حالات کے ماتحت کوئی صفت اپنے اندر پیدا کرنا کہ وہ اس کے لئے مجبور ہو

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اخلاق سے مراد خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کا حصول ہے

"اخلاق سے مراد خدا تعالیٰ کی رضا جوئی (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی میں مجسم نظر آتا ہے) کا حصول ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز زندگی کے موافق اپنی زندگی بنانے کی کوشش کرے یہ اخلاق بطور بنیاد کے ہیں اگر وہ متزلزل رہے تو اس پر عمارت نہیں بن سکتے۔ اخلاق ایک اینٹ پر دوسری اینٹ کا رکھنا ہے اگر ایک اینٹ ٹیڑھی ہو تو ساری دیوار ٹیڑھی رہتی ہے کسی نے کیا اچھا کہا ہے

خشتِ اول چوں نہد معمار کج ✽ تا ثریا مے رود دیوار کج

...... یہ اخلاق بہت ہیں میں نے جلسہ مذاہب کی تقریر میں ان سب کو واضح طور پر اور مفصل بیان کیا ہے ہر انسان جامع صفات بھی نہیں اور بالکل محروم بھی نہیں اکمل نمونہ اور نظیر آنحضرت صلعم ہیں جو جمیع اخلاق میں کامل تھے اسی لئے آپکی شان میں فرمایا انک لعلے خلق عظیم۔"

(ملفوظات جلد اول ص ۱۳۲-۱۳۳)

ہوا ہے ہم جبری تو کہیں گے بالارادہ نہیں کہیں گے اور یہ فعل حسن تو کہلائے گا لیکن خلق فاضلہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں

کفار کے ایک قول کا جواب

دیتے ہوئے فرماتا ہے یقول اھلکت مالاً لبدًا۔ ایحسب ان لم یرہ احد (البلد) کہ وہ کس طرح کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں ڈھیر مال خرچ کیا ہے کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا اس نے اگر مال خرچ کیا ہے اور مہمان نوازی کی ہے تو اپنے مفاد کے پیش نظر اور سیاسی اغراض کے ماتحت اس کو کیا حق ہے کہ ہمارے سامنے کہے کہ میں نے اتنا مال تقسیم کیا ہے اگر اس نے مال تقسیم کیا تو کیا کسی پر احسان کیا ہے ہرگز نہیں اگر وہ کوئی احسان کرتا ہے تو اپنے اوپر نہ کہ کسی دوسرے کے اوپر جیسے ہمارے ملک میں اگر کوئی شخص

کشمیر کی سیر

کا ارادہ کرے اور اسے کوئی کشمیری مل جائے تو واقفیت پیدا کرنے کے لئے کہدے گا آئیے کشمیری صاحب۔ اگر افغانستان جا رہا ہو اور کوئی پٹھان مل جائے تو کہے گا آئیے خانصاحب۔ لیکن اگر اس کا کشمیر یا افغانستان جانے کا ارادہ نہ ہو تو کشمیری یا پٹھان کا واقف بھی نہ بنے گا۔ لیکن جب اسے ضرورت درپیش ہوگی تو وہ کشمیری صاحب اور خانصاحب کہتا پھرے گا تاکہ اسے سفر میں سہولت حاصل ہو اور ہمارے ملک میں تو سفر کی تکالیف بھی نہیں ہیں۔ ریل کا سفر ہوتا ہے اور جگہ جگہ ہوٹل اور ریسٹورنٹ ہیں۔ اگر کسی سے واقفیت نہ بھی ہو تو بھی سفر آسانی کے ساتھ طے ہو سکتا ہے مگر کوئی مجبوری نہ ہونے کی صورت میں بھی جب کوئی کشمیر وغیرہ سیر کے لئے جاتا ہے تو وہ کوشش کرتا ہے کہ وہاں کے کسی آدمی سے واقفیت نکل آئے بلکہ یہاں تک کہ بعض لوگ تو یہاں سے کسی دوست کے ذریعہ چٹھیاں لے جاتے ہیں تاکہ منزل مقصود پر پہنچ کر کوئی تکلیف نہ ہو۔ پس جہاں ان حالات میں کہ ہمارے ہاں

سفر کرنے میں دشواریاں

بھی نہیں ہیں یہ ضرورت پیش آ جاتی ہے کہ کسی کے ساتھ واقفیت پیدا کی جائے تو عرب کے لوگ جن کے نہ مکان تھے اور نہ ان کے پاس سامان خورد و نوش ہوتا تھا ان کو تو بدرجہ اولیٰ یہ ضرورت پیش آنی چاہیئے تھی۔ ان کو تو پانی بھی آسانی کے ساتھ میسر نہ آتا تھا اور دور دور سے جا کر پانی لانا پڑتا تھا۔ یہ حالات تھے جن کی وجہ سے وہ قدرتی طور پر مجبور تھے اس بات کے لئے کہ وہ مہمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور یہ ایک خوش لین دین تھا۔ آج ا۔ ب کے ہاں مہمان ہوتا تھا تو کل ب ا کے ہاں اس لئے اگر ب ا کی مہمان نوازی میں پس و پیش کرتا تو خود اسے بھی تکلیف ہوتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یقول اھلکت مالاً لبدًا

وہ کہتا ہے میں نے ڈھیروں ڈھیر مال خرچ کیا ہے ایحسب ان لم یرہ احد فرماتا ہے۔ ہم یہ تو نہیں کہتے کہ تم نے مال خرچ نہیں کیا۔ سوال تو یہ ہے کہ تم نے جو مال خرچ کیا ہے۔ وہ کس نیت اور ارادہ کے ساتھ کیا ہے۔

(باقی)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی سالانہ تربیتی کلاس

مورخہ ۸ ستمبر سے ۱۷ ستمبر تک منعقد ہو رہی ہے

گذشتہ روایات کے مطابق اس سال بھی مجلس خدام الاحمدیہ کراچی مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۶۱ء تا ۱۷ ستمبر اپنی چھٹی سالانہ تربیتی کلاس کا انعقاد کر رہی ہے۔ اس کلاس میں صحابہ کرام اور مربیان سلسلہ و دیگر صاحب علم حضرات نوجوانوں سے خطاب کریں گے۔ دینی مضامین کے علاوہ معلومات عامہ اور انتظامی امور سے متعلق لیکچرز کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

کراچی کی نواحی مجالس سے گذارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کلاس میں شامل ہوں۔ جزاکم اللہ۔

(ملک مبارک احمد انچارج تربیتی کلاس)

درخواست دعا میرے داماد عزیزی خلیل احمد صاحب ایک ٹریننگ کورس کے لئے امریکہ گئے ہوئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ کامیابی بخشے اور بخیریت واپس لائے آمین۔ (چوہدری غلام احمد اندرون بھاٹی گیٹ لاہور)

نوٹ:۔ مکرم غلام احمد صاحب نے پانچ روپے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینجر الفضل)

گوشوارہ جدید وصایا

یکم مئی ۱۹۶۱ء تا اگست ۱۹۶۱ء

نوٹ: یہ گوشوارہ بغیر کسی تبصرہ کے شائع کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو چند روز تک اس سلسلہ میں احباب سے کچھ عرض کروں گا۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

نمبر شمار	نام ضلع یا علاقہ	تعداد وصایا گذشتہ سال	تعداد وصایا یکم مئی تا ۳۱ اگست	کل تعداد
۱	ربوہ	۸۰	۱۹	۹۹
۲	کراچی	۱۳۵	۲۰	۱۵۵
۳	لاہور	۳۹	۱۳	۵۲
۴	لائلپور	۳۵	۸	۴۳
۵	منٹگمری	۲	۳۰	۳۲
۶	گوجرانوالہ	۲۸	۲	۳۰
۷	سیالکوٹ	۲۳	۷	۳۰
۸	سرگودھا	۱۸	۶	۲۴
۹	شیخوپورہ	۱۸	۴	۲۲
۱۰	جھنگ	۱۵	۶	۲۱
۱۱	راولپنڈی	۱۵	۱	۱۶
۱۲	گجرات	۱۲	۲	۱۴
۱۳	حیدرآباد	۹	۵	۱۴
۱۴	تھرپارکر	۱۰	۲	۱۲
۱۵	بہاولپور	۴	۷	۱۱
۱۶	کیمبل پور	۸	×	۸
۱۷	کوئٹہ	۷	۱	۸
۱۸	ملتان	۴	۲	۶
۱۹	لاڑکانہ	۲	۴	۶
۲۰	مردان	۵	×	۵
۲۱	پشاور	۳	۱	۴
۲۲	جہلم	۳	×	۳
۲۳	بنوں	۳	×	۳
۲۴	سکھر	۳	×	۳
۲۵	رحیم یارخاں	۳	×	۳
۲۶	خیرپور	۳	×	۳
۲۷	میانوالی	۲	×	۲
۲۸	نوابشاہ	۱	۱	۲
۲۹	مظفرگڑھ	۱	×	۲
۳۰	ہزارہ	۱	×	۱
۳۱	کوہاٹ	۱	×	۱
۳۲	ڈیرہ غازیخاں	۱	×	۱
۳۳	سانگھڑ	۱	×	۱
۳۴	مشرقی پاکستان	۱	۱	۲
۳۵	خوست	۲	×	۲
۳۶	افریقہ	۶	×	۶
۳۷	ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۱	×	۱
۳۸	جرمنی	×	۲	۲
۳۹	امریکہ	۱	×	۱
	میزان	۵۰۵	۱۴۴	۶۴۹

مرکزی تربیتی کلاس میں شامل ہونیوالے خدام کے نام ۲۰ ستمبر ۱۹۶۱ء تک مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ نمائندگان ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۱ء تک پہنچ جائیں! (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مشرقی افریقہ میں آفتاب اسلام کی ضیا باریاں

اکتالیس افراد کا قبول اسلام - دو ہزار میل سے زائد تبلیغی سفر

بارہ ہزار کتب اور اخبارات و رسائل کی تقسیم

احمدیہ مسلم مشن مشرقی افریقہ (سہ ماہی رپورٹ) از مئی تا جولائی سنہ ۱۹۶۱ء

از مکرم مولوی نور الحق صاحب انور بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

وفود کی آمد

مرکز احمدیہ دار التبلیغ نیروبی میں ایام زیر رپورٹ میں با اثر مسلمانوں کے دو ڈیپوٹیشن تیا نزا ایرادنس (علاقہ کسموں) سے آئے۔ پہلا وفد چار افراد پر مشتمل تھا۔ جو مسلم ایسوسی ایشن کسموں کی طرف سے مسٹر جومو کینیاٹا کو ملنے کے لئے "مارالال" گیا تھا۔ واپسی پر وہ نیروبی میں اچانک محترم رئیس التبلیغ صاحب کو مل گئے۔ دار التبلیغ میں محترم رئیس التبلیغ صاحب۔ مولانا منیر الدین صاحب اور خاکسار نور الحق انور نے ان کا استقبال کیا اور ان کی خاطر مدارات کی۔ چاروں افراد نے (جو اپنے علاقہ کے بارسوخ مسلمان ہیں) بتایا۔ کہ مسٹر جومو کینیاٹا سے ملاقات کے دوران سب سے زیادہ تعجب انگیز اور خوشکن بات یہ تھی کہ انہوں نے سواحیلی ترجمۃ القرآن نکال کر ہمیں دکھایا اور کہا کہ میں نے اسے پڑھا ہے۔ پھر سورۃ فاتحہ اور اس کا ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ اس امر کا مسلمان وفد پر خاص اثر تھا۔ وفد کے تمام ارکان کو ترجمۃ القرآن سواحیلی اور دیگر کتب و رسائل دئے گئے۔ مسلمانوں کی ترقی اور اشاعت اسلام کے متعلق بعض امور بھی زیر بحث آئے۔ ان لوگوں میں بعض پہلے احمدیت کے بڑے مخالف تھے مگر اب کئی سالوں کے تجربہ کے بعد جماعت احمدیہ کی خدمت اسلام اور اشاعتی تڑپ کا نہایت نیک اثر ان کی طبائع پر ہے۔ اللہ اس نیک اثر کو قائم رکھے۔ آمین

دوسرا وفد جو چھ افراد پر مشتمل تھا پہلے وفد کی آمد کے چند دن بعد آیا۔ اس میں پہلے وفد کا ایک ممبر مسٹر ذبیر بھی شامل تھا۔ ۱۹۵۵ء میں جب محترم رئیس التبلیغ صاحب کسموں کے علاقہ میں تبلیغی جد و جہد کر رہے تھے۔ اور خاکسار نور الحق انور بھی قادیان سے آکر ان کے ساتھ شامل ہو گیا تھا بعض مقامی کوتاہ اندیش مسلمانوں نے سخت مخالفت شروع کر دی۔ مسٹر ذبیر بھی کسموں کے اپنی مخالفوں میں شامل تھے۔ مگر اب وہ اس وفد کے ہمراہ آئے۔ ان گذرے دنوں کی یاد ان کے دل میں بھی تھی اور ہمارے دلوں میں بھی۔ از خود ہی انہوں نے ان ایام کا ذکر کیا۔ اور ندامت سے کہنے لگے۔ ہمیں بعض لوگوں نے دھوکہ دیا تھا۔ وفد دو دن تک دار التبلیغ میں مختلف امور و حالات کے متعلق بات چیت کرتا رہا۔ اپنے علاقہ میں دینی تعلیم اور اسلامی تبلیغ کے لئے انہوں نے امداد طلب کی۔ جس کا ان سے وعدہ کیا گیا۔ بعض امور کے متعلق باہمی مشورہ سے طے کیا گیا کہ ان کو انجام دینے کے لئے محترم رئیس التبلیغ صاحب ان کے علاقہ کا دورہ کریں۔ ممبران وفد خود ساتھ ہو کر ان امور کو سر انجام دینے کی کوشش کریں گے اللہ تعالےٰ اس میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

تبلیغی خط و کتابت

۱۔ بگوباسب پراونس میں بعض لوگوں سے محترم رئیس التبلیغ صاحب کی تبلیغی خط و کتابت عرصہ سے جاری تھی۔ اس خط و کتابت کے بعد تین درجن کے قریب افریقن لوگ بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ الحمد للہ۔ ادنگا کے علاقہ میں بھی بعض لوگوں سے تبلیغی سلسلہ میں خط و کتابت جاری تھی۔ خط و کتابت کے ساتھ لٹریچر بھی ان کو بھجوایا گیا۔ اس علاقہ میں بھی درجن کے قریب افراد نے بیعت کی۔ ان سب کے متعلق انچارج صاحب ٹانگانیکا مشن کو اطلاع بھجوائی گئی۔

۲۔ سروٹی کے ایک جپانی ہیڈ ماسٹر سے ایام زیر رپورٹ میں تبلیغی خط و کتابت ہوئی۔ اس خیال سے کہ دوسرے لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس خط و کتابت کو "ایسٹ افریقن ٹائمز" کے کالموں میں بھی جگہ دی گئی۔ یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

۳۔ افریقہ کی بعض دیگر اطراف سے بھی مذہبی امور پر مشتمل خطوط اور سوالات آتے رہے جن کا جواب دیا جاتا رہا۔

تقاریر

تبلیغی کام میں وسعت کے پیش نظر ایام زیر رپورٹ میں یہ کوشش کی گئی کہ کینیا براڈ کاسٹنگ سٹیشن سے اسلام کے متعلق تقاریر نشر ہوا کریں۔ چنانچہ محترم رئیس التبلیغ صاحب جماعت احمدیہ نیروبی کے سیکرٹری مکرم چوہدری محمد شریف صاحب بی اے اور خاکسار تین مرتبہ براڈ کاسٹنگ والوں سے ملے۔ اور ان سے مل کر یہ طے کیا کہ وقتاً فوقتاً ایسی تقریریں براڈ کاسٹ کی جایا کریں۔ اس کے مطابق اس وقت تک تین تقریریں ریکارڈ کروائی جا چکی ہیں۔ ایک محترم رئیس التبلیغ صاحب کی اور دو خاکسار نور الحق انور کی امید ہے کہ انشاء اللہ یہ تقاریر نشر کی جائیں گی۔

مکرم رئیس التبلیغ صاحب اور خاکسار اس سلسلہ میں براڈ کاسٹنگ سٹیشن کے سواحیلی سیکشن والوں سے بھی ملے۔ انہوں نے بھی وعدہ کیا ہے کہ وہ ضرور ایسی تقریریں براڈ کاسٹ کرنے کا انتظام کریں گے۔

پریس کے تعلقات

ماہ جولائی میں خاکسار کی آمد نیروبی پر مکرم رئیس التبلیغ صاحب نے مقامی پریس سے خاکسار کا تعارف کروایا۔ یہاں کے مشہور انگریزی اخبار ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ۔ نیشن اور سواحیلی اخبار براذا کے ایڈیٹروں سے ملاقات ہوئی برادرم منیر الدین صاحب بھی ہمارے ہمراہ تھے۔ اسلام کی تبلیغ کے سلسلہ میں وہ افریقہ اور امریکہ کے متعلق مختلف سوالات کرتے رہے۔ جن کا خاکسار نے جواب دیا۔ مکرم رئیس التبلیغ صاحب نے بھی افریقہ میں تبلیغ و اشاعت کے متعلق بعض باتوں سے آگاہ کیا۔ سواحیلی اخبار Baraza نے اپنی ایک اشاعت میں ہم تینوں مبلغین کے فوٹو کے ساتھ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے متعلق ایک مفصل نوٹ دیا

آمد مبلغین

۱۔ ایام زیر رپورٹ میں مکرم مولانا محمد منور صاحب پاکستان سے واپس افریقہ تشریف لائے۔ مکرم رئیس التبلیغ صاحب و احباب جماعت نیروبی نے مطار پر ان کا استقبال کیا۔ ماہ جون میں مولانا دار السلام کے لئے روانہ ہوئے۔ انہیں جماعت نے دلی دعاؤں اور پر خلوص نیک تمناؤں کے ساتھ الوداع کہا۔

۲۔ اسی طرح حکیم محمد ابراہیم صاحب بھی پاکستان واپس تشریف لانے پر چند دن تک نیروبی میں قیام پذیر رہے۔ پھر وہ اپنے حلقہ تعیین یوگنڈا کے لئے روانہ ہوئے۔ ان کا استقبال و الوداع بھی دعاؤں کے ساتھ کیا گیا۔

۳۔ مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر بھی ایام زیر رپورٹ میں ماریشس سے تشریف لائے اور کچھ عرصہ یہاں قیام کر کے رخصت پر پاکستان تشریف لے گئے۔

۴۔ برادرم شیخ امری عبیدی صاحب میئر دار السلام بھی امریکہ و یورپ کے دورہ پر جاتے ہوئے نیروبی سے گذرے۔ چند دن کے لئے برادرم مولانا عبد الکریم شرما مبلغ انچارج یوگنڈا بھی تشریف لائے۔ اس طرح مبلغین کی آمد و رفت سے خوب رونق رہی اللہ تعالےٰ تمام مبلغین کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو آمین۔

درس و تدریس

۱۔ ایام زیر رپورٹ میں درس کا سلسلہ بھی باقاعدہ جاری رہا۔ صبح کی نماز کے بعد مسجد احمدیہ نیروبی میں مولوی منیر الدین صاحب حدیث کا درس بالالتزام دیتے رہے اس درس کے ساتھ برادرم سید محمد اقبال شاہ صاحب کتب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس باقاعدگی سے دیتے رہے۔ مغرب کی نماز کے بعد منیر الدین صاحب قرآن کریم کا درس دیتے رہے جو قرآن کریم کے آسان اردو میں ترجمہ کی صورت میں ہوتا رہا تاکہ تمام خورد و کلاں اس سے یکساں مستفید ہو سکیں۔

۲۔ ہفتہ کے روز لجنہ اماء اللہ کے باقاعدہ اجلاس ہوتے رہے۔ جس میں مکرم رئیس التبلیغ صاحب قرآن کریم کا درس دیتے رہے۔ بعض اوقات خاکسار کو بھی یہ درس دینے کا موقعہ ملا۔ بہنیں خود بھی تفسیر کبیر کا کچھ حصہ پڑھ کر ممبرات کو اجلاسوں میں سناتی رہیں۔

۳۔ مجلس ذکر۔ انہم اناس لا یشقیٰ جلیسہم (حدیث نبوی)
جماعت احمدیہ نیروبی نے ایک نہایت مبارک اجتماع کا ایک لمبے عرصہ سے "مجلس ذکر" کے نام سے قیام کیا ہوا ہے جو ایام زیر رپورٹ میں بھی جاری رہی۔ اتوار کے روز تمام احمدی احباب بعد نماز عصر مسجد میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اسمیں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب باقاعدگی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر لیکچر دیتے ہیں کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا جاتا ہے اور تفسیر کبیر کا درس محترم رئیس التبلیغ صاحب دیتے ہیں۔ آخر میں اسلام کی ترقی و برتری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت و عافیت کے لئے اجتماعی دعا کی جاتی ہے (باقی)

ذی مقدرت احباب کی خدمت میں اپیل

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کے دولت مندوں اور درمیانے درجے کے آدمیوں کو اس مدرسہ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے تا اس کے ذریعہ ہمیں ایسے واعظ جو علوم دینیہ کی حفاظت کر سکیں اور ایسے مبلغ جو بیرونی دنیا کو تمام مسائل مختلفہ میں تسلی بخش جواب دے سکیں حاصل ہو سکیں اور تا علوم کی نہر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری کی ہے۔ مدرّسوں کے نقص کی وجہ سے ہماری غفلت کے سبب ادھر ادھر بہ کر ضائع نہ ہو جائے اور ہماری آئندہ نسلیں بجائے دعا کرنے کے ہم سے نفرت کا اظہار نہ کریں اور تا خدا تعالیٰ کی ناشکری کے جرم کے مرتکب ہو کر اس کی ناراضگی کے ہم مستحق نہ بنیں۔"

اس وقت جماعت میں سینکڑوں نوجوانوں نے میٹرک ایف اے اور بی اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ ان کے والدین ان کی آئندہ زندگی کے لئے لائحہ عمل تیار کر رہے ہوں گے۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے آقا کے اس ارشاد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنے بچوں کو جامعہ احمدیہ میں داخل کروا کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جامعہ احمدیہ موسمی تعطیلات کے بعد کھل گیا ہے۔ اور اس میں علاوہ پرائمری اور مڈل پاس طلباء کے میٹرک اور بی اے پاس طلباء بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ان کو جلد سے جلد تیار کروا کر میدان تبلیغ میں بھجوایا جا سکے۔

(وکیل التعلیم۔ ربوہ)

تحریک جدید اور خدام کا فرض

ہر قوم کے نوجوان اس کی ترقی اور فلاح کے علمبردار ہوتے ہیں۔ تحریک جدید کے ذریعہ جو کام اس وقت اکناف عالم میں ہو رہا ہے۔ اس کی اہمیت خدام سے پوشیدہ نہیں۔ اس عظیم الشان کام میں مالی پہلو کی اہمیت بالکل واضح ہے۔ پس تحریک جدید کو مالی طور پر مضبوط بنانا ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے۔ حضور خدام کو اس اہم فرض کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور کوئی جوان ایسا نہیں رہے گا۔ جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔" (الفضل ۲ دسمبر سنہ ۱۹۴۹ء)

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کی طرف توجہ دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو اس تحریک میں شامل کریں۔

مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

تحریک جدید کی مالی قربانیاں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ فتح اسلام میں تحریر فرماتے ہیں۔

"دیکھو جنہوں نے انبیاء کا وقت پایا انہوں نے دین کی اشاعت کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں کیں۔ جیسے ایک مالدار نے دین کی راہ میں اپنا پیارا مال حاضر کیا ایسا ہی ایک فقیر دریوزہ گر نے اپنی آرزو کی ٹکڑوں سے بھری ہوئی زنبیل پیش کر دی اور ایسا ہی کئے گئے جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فتح کا وقت آ گیا۔ مسلمان بننا آسان نہیں۔ مومن کا لقب پانا سہل نہیں سو اے لوگو اگر تم میں وہ راستی کی روح ہے جو مومنوں کو دی جاتی ہے۔ تو اس میری دعوت کو سرسری نگاہ سے مت دیکھو۔ نیکی حاصل کرنے کی فکر کرو۔ کہ خدا تعالیٰ تمہیں آسمان پر دیکھ رہا ہے کہ تم اس پیغام کا سن کر کیا جواب دیتے ہو۔"

تحریک جدید کی مالی قربانی بھی حضور علیہ السلام کی اسی دعوت کا ایک حصہ ہے مبارک ہے وہ جو وقت کی آواز پر لبیک کہتا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے مخلصین

سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۳۷۔ احباب جماعت چک ۲۶ ل ضلع لائلپور بذریعہ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب — ۶-۰۰
۳۸۔ دکانداران غلہ منڈی بذریعہ مولوی حسن دین صاحب — ۹-۰۰
۳۹۔ احباب جماعت کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبد الرحمان صاحب — ۹۷-۰۰
۴۰۔ مکرم جمعدار غلام رسول صاحب آف کویت — ۵-۰۰
۴۱۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری اللہ داد خان صاحب گجرات — ۵-۰۰
۴۲۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب دینس بیگوال ضلع سیالکوٹ — ۵-۰۰
۴۳۔ محترمہ والدہ صاحبہ امین الدین صاحب ربوہ — ۵-۰۰
۴۴۔ مکرم فتح علی صاحب کیرانوالہ ضلع گجرات — ۵-۰۰
۴۵۔ احباب جماعت لائلپور شہر بذریعہ مکرم دستگیر صاحب — ۱۳-۸۰
۴۶۔ مکرم محمد راحمد صاحب میہڑ ضلع دادو سندھ — ۲۵-۰۰
۴۷۔ مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور — ۲۵-۰۰
۴۸۔ مکرم میاں گلزار احمد صاحب چنیوٹ — ۱۰-۰۰
۴۹۔ مکرم ڈاکٹر میر محمد جی صاحب اوکاڑہ — ۵۳-۷۵
۵۰۔ احباب جماعت احمد نگر بذریعہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب — ۱۷-۷۸
۵۱۔ محترمہ والدہ صاحبہ قریشی محمد سلیمان صاحب ربوہ — ۵-۰۰
۵۲۔ مکرم شفیق احمد صاحب چک $\frac{325}{T.D.A}$ ضلع مظفر گڑھ — ۱۰-۰۰
۵۳۔ مکرم سید محمد صادق شاہ صاحب سوبلیاں ضلع ہزارہ — ۵-۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اطلاعات

۱۔ سینیٹری انجینئرنگ

پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ کورس۔ ۹ ماہ از ۶۱/۱۰/۱۔ سیٹیں ۲۰

شرائط: بی۔ ایس سی۔ سول انجینئرنگ۔ عمر ۶۱/۱/۱ کو ۳۰ تک

درخواستیں ۶۱/۹/۲۰ تک بنام پرنسپل گورنمنٹ کالج آف انجینئرنگ ٹیکنالوجی لاہور

(پ۔ ٹ ۶۱/۸/۲۹)

۲۔ پاکستان ایرفورس پائلٹس

انٹرویو کرونڈنگ افسر و انٹرویو سروس بورڈ۔ آخری انتخاب ایر ہیڈکوارٹرس۔

کمشن ملنے پر تنخواہ ۸۲۵/- ماہوار

شرائط: میٹرک فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن سائنس ریاضی یا سینیئر کیمبرج ریاضی!

عمر ۶۱/۲/۱ کو ۱۶ تا ۲۲

تفصیلات و انٹرویو کے لئے دفاتر بھرتی کراچی۔ کوئٹہ۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ ڈھاکہ و چٹاگانگ آخری تاریخ برائے انٹرویو ۶۱/۹/۱۶

(پ۔ ٹ ۶۱/۸/۳۰)

ہمیں کیا چیز ممتاز کرتی ہے؟

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔

"... ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کام کو بڑھاتے چلے جائیں اور اتنا بڑھائیں کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پہنچ جائے۔ یہ چیز ہے جو ہم کو ساری دنیا میں ممتاز کرتی ہے۔"

مبارک ہیں وہ جو حضور کے اس ارشاد پر عملی طور پر لبیک کہنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں اور اپنی مالی قربانی کے وعدہ کو بر وقت پورا کرتے ہیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

"کاروباری ضابطہ اخلاق کی پابندی کریں اور لوگوں کو ارزاں داموں ملکی مصنوعات مہیا کریں"

تاجروں اور صنعتکاروں کو گورنر مشرقی پاکستان جنرل اعظم خاں کا مشورہ

لاہور ۵ ستمبر۔ گورنر مشرقی پاکستان لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان نے یہاں کے تاجروں اور صنعت کاروں کو تلقین کی ہے کہ وہ کاروباری ضابطہ اخلاق کے پابند ہوں۔ ملکی پیداوار اور اس کا معیار بڑھائیں۔ درمیانی نفع کی کڑیاں ختم کریں تاکہ صارفین کو نسبتاً ارزاں داموں ملکی مصنوعات میسر آ سکیں اور عالمی منڈیوں میں اپنا مقام اور زیادہ زرمبادلہ پیدا کر سکیں۔

آپ نے کہا کہ مغربی جرمنی کے انجینروں اور فنی ماہروں کی ایک ٹیم عنقریب پاکستان آئے گی۔ تاکہ یہاں دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں سرمایہ لگانے اور اس طرح پاکستان کی صنعتی اور اقتصادی ترقی میں حصہ لینے کے امکانات کا جائزہ لے سکے۔ جنرل اعظم نے بتایا کہ مجھے اور میرے رفقاء کو حالیہ دورہ میں مغربی جرمنی کے متعدد صنعتی اداروں میں جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہاں کے تاجروں، صنعت کاروں اور ارباب حکومت میں یہ مشترک احساس پایا جاتا ہے کہ وہ پاکستانیوں کے بڑے اچھے دوست ہیں اور ہماری قومی خوش حالی سے انہیں گہری دلچسپی ہے۔ جرمن قوم نے دوسری جنگ عالمگیر کے بعد زندگی کے مختلف شعبوں میں مشینی ذرائع استعمال کر کے جو بے مثال ترقی کی ہے وہ ہمارے لئے قابل رشک ہے۔ وہاں کوئی شخص اپنا وقت ضائع نہیں کرتا۔ کام کے وقت ڈٹ کر کام اور تفریح کی ساعتوں میں جی بھر کر آرام عام لوگوں کا شعار ہے۔

جہاں تک ہمارے وسائل کا تعلق ہے قدرت نے ہمیں بھی سارے مادی چیزوں سے نوازا ہے ملک میں ایسا محنت کش طبقہ بھی موجود ہے جس پر بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہے، جرمنی میں ہمارے کاریگروں کی بڑی مانگ ہے۔ ہمیں سب سے زیادہ اس امر کی ضرورت ہے کہ ہر چھوٹی بڑی صنعت کے لئے فنی تربیت کا ادارہ قائم کریں۔ ان تربیتی اداروں سے جو پاکستانی کام سیکھ کر نکلیں گے وہ ملکی پیداوار اور معیار میں یقیناً اضافہ کا باعث ہوں گے۔

گورنر مشرقی پاکستان نے صنعت اور تجارت میں ملکی ترقی کے دوسرے عوامل پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے تاجروں اور صنعت کاروں کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ آپس میں مل بیٹھنے کی عادت ڈالیں ذاتی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ان امور پر تبادلۂ خیال کیا کریں۔ جو ان کے کاروبار کو بحیثیت مجموعی فائدہ پہنچا سکتے ہوں۔ آپس کی چھینا جھپٹی اور دھینگا مشتی سے مسائل حل نہیں ہو سکتے بلکہ الجھ جاتے ہیں۔ اس ضمن میں دوسری بات یہ ہے کہ ملکی ترقی اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ اپنے وطن کے سارے وسائل کو بروئے کار لایا جائے اور یہ ترقی ہر فرد کی بھلائی کو پیش نظر رکھتے ہوئے کی جائے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان جغرافیائی طور پر بہت دوری ہے۔ لیکن یہ دوری کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ ہماری روح ایک ہے۔ اور ہمارے اشتراک کی اساس اسلام ہے

اسی موضوع پر جنرل محمد اعظم خاں نے مزید کہا کہ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ ہمیں اس ملک میں ایسی ہوش مندی درکار ہے کہ جس سے مادی اور روحانی طور پر توازن پیدا ہو جائے ہمارا دین اسلام ہے جو ساری انسانیت کے مسائل کا جواب ہے۔ خدا نے انسان پر اس کی توقعات اور سوچ سے بھی زیادہ نوازشیں کی ہیں بشرطیکہ اسے اس کا احساس ہو اور اس میں انسانی خدمت کا جذبہ موجود ہو۔ زندگی اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے کوئی انسان دولت اور طاقت کو ہمیشہ اپنے بس میں نہیں رکھ سکتا اس لئے ہمارا فرض ہے کہ کام کو عبادت سمجھیں جو چیز ہمارے لئے بہتر ہو اسے کریں اور اس علم سے جو ہمیں حاصل ہے پورا فائدہ اٹھائیں۔ ہمیں بجا طور پر یہ فخر بھی ہے کہ ہم قدیم ترین قوم کے افراد ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ یہ قوم اکناف عالم میں پھیلی اور ایسی تعلیمات پیش کیں جو عام فہم، سادہ اور قابل عمل اور عالمی امن کی سب سے بڑی ضمانت ہیں — گورنر مشرقی پاکستان نے ملکی صنعت اور تجارت کی ترقی میں امکانی رکاوٹوں پر تبصرہ کرتے ہوئے مزید کہا کہ ہمارے ہاں بعض لوگ دولت کے پجاری ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دولت اور طاقت دونوں فنا ہو جانے والی چیزیں ہیں۔ غیر معیاری صنعتی پیداوار اور غیر مطمئن محنت کش کے ذریعہ راتوں رات امیر بننے کے خواب دیکھنے کی بجائے ہمیں یہ جائزہ لینا چاہیئے کہ انسانیت کی خدمت کا کتنا حق ہم نے ادا کیا ہے۔ اگر صارفین کو ملکی صنعت کار مطمئن نہیں کر سکتے تو ہماری ترقی کس کام کی۔

جنرل اعظم خان نے اسی سلسلہ میں مزید کہا کہ اپنی صنعتی مشینری سے ہم پورا کام نہیں لیتے کیونکہ ہمارے کاریگروں کو ابھی اعلیٰ فنی تربیت درکار ہے اس کے علاوہ صنعت اور تجارت میں بڑی قباحت درمیانی نفع کی حوصلہ افزائی ہے ملکی پیداوار بڑے صنعت کاروں کے رشتہ داروں کے ہاتھوں سے گزرتی انہیں محنت کے بغیر ہزاروں روپے نفع دیتی ہوئی جب صارفین کے پاس پہنچتی ہے تو اس کی قیمت گراں ہو جاتی ہے اور عوام بجا طور پر مہنگائی کی شکایت کرتے اور حکومت کی دہائی دینے لگتے ہیں محب وطن صنعت کاروں کے لئے لازم ہے کہ وہ درمیانی نفع اور خویش پروری کی حوصلہ افزائی ترک کر دیں یا کم سے کم درمیانی راستوں سے ہوتا ہوا مال صارفین کو ملے اور پیداوار کا معیار دن بدن بلند ہوتا چلا جائے تاکہ عالمی منڈیوں میں بھی ہمارے قدم استوار جمے رہیں۔

آپ نے اس امر پر زور دیا کہ صنعت کار اور تاجر پیشہ ور اخلاقیات کا ضابطہ بنائیں اور اس پر سختی سے عمل کریں۔ کیونکہ ملک میں بے لگام صنعتی اور تجارتی روش سے ترقی کی راہیں مسدود ہو جاتی ہیں۔

گورنر مغربی پاکستان نے کہا کہ ملکی صنعتوں کو حکومت کی جانب سے تمام امکانی سہولتیں دی گئی ہیں۔ حکومت نوکر شاہی کی مذموم عادت کو ترک کرنا کر دم لے گی۔ انوسٹمنٹ بورڈ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ صنعت کاروں کے مسائل حل کرے۔ ان کی امداد اور رہنمائی کے لئے ملکی اور غیر ملکی ماہرین کی خدمات سے استفادہ کرے۔ آپ نے صنعت کاروں کو یقین دلایا کہ بینکوں سے آسان شرائط اور کم شرح سود پر سرمایہ دلانے کے مسئلہ پر بھی غور کیا جائے گا اور صنعتی اداروں کو کافی مقدار میں بجلی مہیا کر دی جائے گی۔

لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں نے مغربی پاکستان کے صنعت کاروں کو دعوت دی کہ وہ مشرقی پاکستان کی صنعتوں میں زیادہ سے زیادہ روپیہ لگائیں۔ تاکہ ملک میں متوازی صنعتی ترقی ہو۔ آپ نے اس ضمن میں مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان باربرداری کے بحری وسائل اور ماہی گیری کو وسعت دینے کا مشورہ دیا۔

صدر کینیڈی جنرل اسمبلی میں روس کو بے نقاب کریں گے

واشنگٹن ۵ ستمبر۔ امریکی حکام نے بتایا ہے کہ صدر کینیڈی عنقریب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خود پیش ہو کر ایٹمی تجربات کے متعلق روسی پالیسیوں پر مغربی ملکوں کے موقف کی وضاحت کریں گے۔ ان حلقوں نے اس یقین کا بھی اظہار کیا ہے کہ صدر امریکہ مغربی ملکوں کی طرف سے تخفیف اسلحہ کے نئے منصوبہ کا خاکہ پیش کریں گے۔

رائٹر کے نمائندے نے امریکہ کے سرکاری ذریعوں کے حوالے سے یہ اطلاع دی ہے کہ امریکی حکام کی "ایٹمی تجربوں کے سوال پر روس کی پالیسی کا مقصد تباہ کن ایٹمی جنگ کی دھمکیوں کے ذریعہ دنیا کو بلیک میل کرنا ہے"

صدر کینیڈی جنرل اسمبلی میں روس کی اس پالیسی کو بے نقاب کریں گے۔ خبر رساں ایجنسی کے نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ برلن کے بحران اور ایٹمی اسلحہ پر پابندی کے اثرات کا تعطل ختم کرنے کے امکانات معلوم کرنے کے لئے نیویارک اور ماسکو میں اس ہفتہ مزید بہ دست کوشش کی جا رہی ہے جنرل اسمبلی کے اجلاس میں صدر کینیڈی کی تقریر کے بعد اس کے نتائج واضح ہو جائیں گے ماسکو میں امریکہ کے سفیر مسٹر ٹامسن کو ہدایت کی گئی ہے کہ روس کے وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو کے ساتھ رابطہ قائم کریں اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ جرمنی، وسطی یورپ اور برلن کے مسئلوں کے پُرامن تصفیہ کے لئے روسی حکام کسی معقول بنیاد پر کس حد تک آمادہ ہیں۔ توقع ہے کہ مسٹر ٹامسن روسی وزیر خارجہ سے اپنی بات چیت کا آغاز کل سے کر دیں گے۔

کامیابی

میری لڑکی ادیبہ منظور نے امسال بہت اچھے نمبروں پر ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کر لیا ہے اور اپنے کالج فاطمہ جناح میڈیکل میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کی کامیابی آئندہ کے لئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور وہ دینی اور دنیاوی لحاظ سے کامیاب زندگی گذارے۔ آمین (منظور احمد معرفت بولان ریڈیو اور لیبارٹری صدر)

نوٹ:۔ انھوں نے اس خوشی میں دو صاحب کے نام خطبہ نمبر سال بھر کے لئے جاری کروا دیا ہے۔ (مینجر الفضل)

اعلان نکاح

میرے لڑکے ملک مطیع الرحمٰن صاحب کا نکاح بشریٰ بیگم بنت شیخ نصیر احمد صاحب منٹگمری سے تین ہزار روپے مہر پر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے مسجد احمدیہ منٹگمری میں بتاریخ ۵ اگست ۶۱ء کو بروز جمعۃ المبارک پڑھا۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

(ملک فضل الرحمٰن گڑھی شاہو لاہور)

مشرقی پنجاب کے وزیرِ اعلیٰ پرتاپ سنگھ کیروں کو قتل کرنے کی سازش؟

نواحی گاؤں کا ایک اکالی کارکن گرفتار۔ دستی بم اور دوسرا اسلحہ برآمد ہوا

نئی دہلی ۶ ستمبر۔ امرتسر کی پولیس نے دعوےٰ کیا ہے کہ اس نے مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار پرتاپ سنگھ کیروں کو قتل کرنے کی سازش پکڑی ہے۔

اس سلسلہ میں علاقہ سرہالی کے موضع چبل صاحب کے ایک اکالی کارکن بنتا سنگھ کو گرفتار کر لیا گیا ہے

بعد میں پولیس نے سکرٹری شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی اور دربار صاحب کے مینیجر کو حکم دیا ہے کہ وہ "سازش" کے سلسلہ میں اکالی دل اور ورکنگ کمیٹی کے رکن جتھیدار موہن سنگھ کو پولیس کے حوالے کر دیں۔ جتھیدار موہن سنگھ نے دربار صاحب میں پناہ لے رکھی ہے۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی اور دربار صاحب کی انتظامیہ کے عہدیداروں نے جتھیدار موہن سنگھ کو پولیس کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا ہے!

پولیس نے دعویٰ کیا ہے کہ بنتا سنگھ کے مکان کی تلاشی پر دو دستی بم اور بم بنانے کا سامان برآمد کیا گیا ہے۔ پولیس نے ۳۰۳ بور کے ریوالور کی تین گولیاں بھی برآمد کی ہیں۔ انہیں انسپکٹر آف ایکسپلوزو کے معائنہ کے لئے آگرہ بھیج دیا گیا ہے مزید تفتیش جاری ہے!

کل نئی دہلی میں ایک اور اکالی رکن نقص امن کے اندیشہ کے پیشِ نظر گرفتار کر لیا گیا تھا۔ جمعہ کو جو نو اکالی گرفتار کئے گئے تھے انہیں ایک مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا! مجسٹریٹ نے انہیں دس دس ہزار روپے کی ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا!

راولپنڈی کوئٹہ اور پشاور میں زلزلہ کے جھٹکے

راولپنڈی ۷ ستمبر۔ راولپنڈی میں کل صبح زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ زلزلہ گیارہ بج کر تیرہ منٹ پر آیا، اور اس کے جھٹکے چار سیکنڈ تک محسوس ہوتے۔ لوگ ان جھٹکوں سے خوفزدہ ہو کر مکانوں سے نکل کر باہر گلیوں اور بازاروں میں آ گئے اس زلزلہ کے باعث کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

کوئٹہ اور پشاور میں بھی زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

پشاور میں سوا گیارہ بجے زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ جو چند سیکنڈ جاری رہے کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

کوئٹہ میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے زلزلہ کا مرکز کوئٹہ سے چھ سو میل مغرب کی طرف بیان کیا گیا ہے!

افغان قونصل اور عملہ کے دوسرے تیس ارکان کابل روانہ ہو گئے

افغان عملہ کی تخریبی اور پاکستان دشمن سرگرمیوں کا دور ختم

پشاور ۶ ستمبر پشاور میں افغان قونصل خانہ بند کر دیا گیا ہے اور افغان قونصل مسٹر غلام حسن صافی کل تین بجے بعد دوپہر پشاور سے کابل روانہ ہو گئے۔ افغان قونصل خانہ کے عملہ کے تیس ارکان صبح ہی پشاور سے کابل روانہ ہو گئے تھے — مبصروں کا خیال ہے کہ افغان قونصل خانے بند ہونے سے پاکستان میں افغان قونصل خانہ کے افغان عملہ کی تخریبی اور پاکستان دشمن سرگرمیوں کا باب ختم ہو گیا ہے۔ مبصروں نے بتایا ہے کہ کابل کی حکومت ان قونصل خانوں کے ذریعہ پاکستان دشمن اور تخریبی سرگرمیوں کے لئے کروڑوں روپے خرچ کر رہی تھی ان روپوں سے لوگوں کو لالچ دے کر پاکستان دشمن سرگرمیوں کی ترغیب دی جاتی تھی لیکن اب صورتِ حال بہت تبدیل ہو گئی ہے اور حکومت پاکستان کے سخت اقدامات کے باعث افغان ایجنٹوں کا بھی نشان نظر نہیں آتا۔ یاد رہے پندرہ دن قبل حکومت پاکستان نے افغانستان میں اپنے قونصل خانے بند کر دیے تھے اور قونصل خانوں کے عملہ کو واپس بلا لیا تھا۔ حکومت پاکستان کے اس فیصلہ کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ افغانستان میں پاکستانی قونصل خانوں کے کام میں سخت دشواریاں پیدا کی جاتی تھیں جن کے باعث افغانستان میں ان قونصل خانوں کا وجود بے مصرف ہو کر رہ گیا تھا۔ یاد رہے کہ حکومتِ پاکستان

اس امر کی بھی وضاحت کر چکی ہے کہ وہ افغانستان کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم نہیں کرنا چاہتی اور وہ افغان عوام کی سہولت کے پیشِ نظر تجارتی سہولتوں میں بھی رکاوٹ نہیں ڈالنا چاہتی لیکن حکومت پاکستان کی طرف سے اس امر کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ اگر افغان حکومت کی طرف سے سفارتی تعلقات ختم کئے گئے تو پاکستان کے لئے بھی جوابی کارروائی کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہے گا۔ لیکن ایسی صورت حال کی تمام تر ذمہ داری خود افغانستان پر ہو گی

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

ولی اللہ ہوتے آئے ہیں جن کو نبوت فی الامت کے کمالات درجہ بدرجہ دئے جاتے رہے ہیں۔ لیکن ان کو امتی نبی نہیں کہا گیا آپ کو امتی نبی اس لئے کہا گیا کہ آپ کو کمالات نبوت پورے پورے دئے گئے۔ دوسروں کو صرف محدث کہا گیا ہے۔ اور آپ اس معنی میں محدث بھی تھے۔ کہ آپ محدث کی طرح ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی تھے۔ جس طرح آپ چودھویں صدی کے مجدد بھی تھے۔ الغرض آپ مجدد بھی تھے محدث بھی تھے اور امتی نبی بھی تھے۔ امتی نبی کا نام صرف آپ کو دیا گیا ہے جیسا کہ حقیقت الوحی کے حاشیہ میں آپ نے فرمایا ہے کہ صلحائے امت میں سے

"ایک وہ بھی ہے جو ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی کہلایا"

پھر رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے تو میں کہتا ہوں تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے۔"

کوئٹہ کے احباب

روزنامہ الفضل کا پرچہ

رحمن برادرز نیوز ایجنٹس طوغی بازار

کوئٹہ سے حاصل کریں!

احمد نگر میں تربیتی جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر کے زیر اہتمام مورخہ ۹/۷/۶۱ بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ احمد نگر میں سالانہ تربیتی جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس میں سلسلہ کے ممتاز علماء تقاریر فرمائیں گے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر اس تربیتی جلسہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

(محمد عثمان شاہ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر)

درخواستِ دعا

میرے تایا جان مکرم چوہدری نثار احمد صاحب برادر اکبر چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ان دنوں بلڈ پریشر کی شکایت ہے اور ان دنوں جہلم میں زیر علاج ہیں تمام بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (رفیق احمد ثاقب ربوہ)